

زمینی حقائق اور پاکستان کا مستقبل

تحریر: ڈاکٹر اسرار احمد (بانی تنظیم اسلامی)

امت مسلمہ کے خلاف اس وقت سب سے بڑا گٹھ جوڑ امریکہ اور یہودیوں کا ہے۔ اور اب اس میں بھارت بھی شامل ہو گیا ہے اور موجودہ حالات میں اس مثلث کا سب سے بڑا ہدف پاکستان ہے۔ نائن ایون کے واقعے کے بعد امریکی دھمکی پر بتاشے کی طرح بیٹھنے اور اپنی محکم پالیسیوں پر یوٹرن لینے کے باوجود بھی اس گٹھ جوڑ کی جانب سے خطرے کی تلوار پاکستانی قوم کے سروں پر مسلسل لٹک رہی ہے۔ اس خطرے کی نشاندہی کسی اور حلقے کی جانب سے ہو تو شاید اُسے قابل اعتنا نہ سمجھا جائے مگر اس خطرے کی نشاندہی خود صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف اپنی خودنوشت میں فرما چکے ہیں کہ اگر ہم امریکی دھمکی کے جواب میں امریکی کیپٹ میں شامل نہ ہوتے تو وہ ہمیں پتھر کے زمانے میں دھکیل دیتے اور ایک موقع پر انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ پاکستان پر بھی حملہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کے خدشے کا اظہار ہمارے وزیر خارجہ نے بھی ایک موقع پر کیا کہ کہیں پاکستان بغداد نہ بن جائے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ کل تک ہمارے ارباب اقتدار جس امریکی قربت و رفاقت پر نازاں تھے اور اتراتے پھرتے تھے۔ آج اسی پر پریشان نظر آ رہے ہیں۔ موجودہ حالات میں امریکی حکومت جس قسم کے بل پاکستان کے خلاف پاس کر رہی ہے اُس کے بعد ہمارے حکمران طبقے کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ گویا زمین ہمارے پاؤں تلے سے سرک رہی ہے۔ افغانستان میں اپنے منصوبوں کی ناکامیاں اور طالبان کے دوبارہ احیاء کو امریکی حکومتی اہلکار ہمارے کھاتے میں ڈال رہے ہیں اور ان کے اعلیٰ ترین اہلکاروں کے اوپر تلے حالیہ دورے ہماری حکومت کو ایک بار پھر ہراساں کرنے کے لیے کئے جا رہے ہیں۔ بہر حال حالات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قسمت ایک بار پھر معلق ہے۔ بالکل ویسے ہی جیسے وہ نائن ایون کے موقع پر معلق ہوئی تھی۔ ماضی میں ہمارے اکثر دانشور اور کالم نویس ان لوگوں کو احمق اور دیوانے قرار دیتے تھے جن کا یہ موقف تھا کہ ہمیں امریکی مطالبات کے سامنے نہیں جھکنا چاہیے اور ڈٹ جانا چاہیے کیونکہ امریکہ اور اسرائیل ہمارے کسی صورت میں دوست نہیں۔ ان موقف کے حامل افراد پر فقرے چست کئے گئے اور کہا گیا کہ انہیں تو حالات و واقعات کا شعور اور ادراک ہی نہیں ہے۔ یہ لوگ زمینی حقائق سے نابلد ہیں۔ مگر آج جب حالات کا مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ زمینی حقائق تو اب پہلے کی نسبت کہیں زیادہ خوفناک ہو چکے ہیں۔ زمینی حقائق کی اس خوفناکی کا اصل اور اہم سبب وہی ہے کہ ہم نے اللہ کے دین سے بے وفائی کی۔ مشیت الہی نے پاکستان کو ایک اہم رول تفویض کیا تھا اور ہم نے اپنے آپ کو اُس رول کا اہل ثابت نہیں کیا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ اُس خصوصی رول کا تذکرہ علامہ اقبال نے اپنے معروف خطبہ الہ آباد میں ان الفاظ میں کیا تھا کہ ہندوستان کے شمال مغرب میں قائم ہونے والی آزاد مسلمان ریاست میں ہمیں موقع مل جائے گا کہ ہم دو رول کو یکت میں اسلام کے چہرہ انور پر جو داغ اور دھبے آگئے تھے انہیں دھو کر صاف کر دیں اور پوری دنیا کے سامنے حقیقی اسلام کی روشن تصویر پیش کر دیں۔ 59 سال گزر گئے ہم نے پاکستان میں اسلام کے

اصول حریت و اخوت و مساوات کا عملی نمونہ پیش نہیں کیا نتیجہ یہ نکلا کہ سزا کا کوڑا ہماری پیٹھ پر پڑا۔ اسلام کی بنیاد پر ایک قوم قومیت میں بٹ گئی۔ بنگلہ قوم نے بنگلہ دیش بنالیا اور اب بلوچستان، پنجتوستان، سندھ و دیش لیاقت پور خود مختار کشمیر کے جراثیم پاکستان قوم کے تمام طبقات میں موجود ہیں۔ دوسری تقسیم مذہب کی بنیاد پر ہمارے اندر موجود ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ہم بے بنیاد قوم ہیں۔ راقم الحروف ایک عرصہ سے اس چیز کی منادی دے رہا ہے کہ پاکستان کی وجہ جواز اسلام کے سوا کچھ نہیں اور ہم نے اسلام کی جانب پیش رفت نہ کر کے اپنی وجہ جواز کو کھودیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی منصوبہ ساز اور سیاسی پنڈت کبھی پاکستان کے تحلیل ہو جانے کے شوشے چھوڑتے ہیں تو کبھی اس کے حصے بخرے کرنے کی پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ یہ منصوبے اور پیشین گوئیاں نہ تو وحی ہیں اور نہ ہی کشف والہام کا درجہ رکھتی ہیں مگر ان سے پاکستان کے خلاف ہونے والے ریشہ دانیوں اور سازشوں کا انعکاس ہوتا ہے۔ گویا۔

تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

ایک تیسرا منصوبہ بھی عالمی منصوبہ سازوں کے سازشی ذہن کا عکاس ہے کہ پاکستان کو بھارت کا تابع مہمل یا طفیلی ملک بنا دیا جائے اور اس کی حقیقت نیپال سے کوئی دس گنا بڑے ملک کی ہو مگر اس کی حیثیت نیپال سے زیادہ نہ ہو۔ عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کے خلاف سازشی مثلث کے اہم رکن بھارت کے ہندو عوام کے دلوں میں ایک زخم ہمیشہ سے ہے کہ پاکستان کے قیام سے ان کی مقدس بھارت ماتا کے ٹکڑے ہو گئے اور ان کی کوشش ہے کہ بھارت دوبارہ یکجا ہو جائے یہی وجہ ہے کہ ان کے تمام سیاست دان اور تمام طبقات کے لوگ ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں کہ ہم تو ایک ہی تھے لہذا ہمیں سرحدی لکیروں کو بھلا دینا چاہیے ہمارا کلچر اور ہمارا طرز بود و باش ایک ہے پرانے اختلافات بھلا دیئے جائیں یا درکھیے ان راگوں کا الاپنا بے بنیاد نہیں ہے۔ ہندو لیڈر جان چکے ہیں کہ پاکستان اپنی منزل اسلام سے بہت دور نکل چکا ہے اور اب تیزی سے سیکولرزم کی جانب بڑھ رہا ہے۔ لہذا اب یہ کئی پتنگ کی مانند ہے۔ ثقافتی یلغار کے ذریعے وہ پہلے ہی ہمیں فتح کر چکے ہیں۔ دوسری جانب عالم کفر بالخصوص یہود کے سینے میں پاکستان کا ایٹم بم ایک زخم کی مانند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حال ہی میں ایک بل پاس کیا گیا ہے جس کی رو سے امریکہ جب چاہے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو تفتیش کے لیے طلب کر سکتا ہے۔ حکومت کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ہم ڈاکٹر عبدالقدیر کو ان کے حوالے نہیں کریں گے اللہ کرے ایسا ہوا اور حکومت اپنے موقف پر ڈٹی رہے مگر ہم نے اپنے ایٹمی سائنس دان سے ٹیلی ویژن پر اقرار جرم کروا کر یہ الزام تسلیم کر لیا ہے کہ دنیا میں ایٹمی پھیلاؤ کے ہم ذمہ دار ہیں اور اس حوالے سے بھرپور مقدمہ ہمارے خلاف تیار ہے۔ پاکستان کے خلاف عالمی منصوبہ سازوں کے تین ناپاک منصوبوں کے خاتمے کے تین ہی علاج ہیں۔ پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ صدر پرویز مشرف کے دل کو بدل دے۔ ان کے بارے میں میرا گمان ہے کہ وہ محبت وطن اور مخلص شخص ہیں۔ مگر جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ جبر کے تحت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی اختیار سے ان کے دل میں یقین والا ایمان پیدا کر دے اور ان کے لیے ایسے حالات سازگار فرمائے کہ امریکی چنگل سے آزاد ہو کر پاکستان کو اس کی نظریاتی بنیادوں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ ملک کی بچھتی بھی تھی ممکن ہے کہ اگر یہاں پر اسلام کا نفاذ ہو۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متحدہ مجلس عمل کی قیادت کے دل بدل دے اور وہ انتخابی کشاکش کے کھیل سے باہر آ جائے اور اسلام کے انقلابی فکر کے غلبے کے لیے قوم کو تیار کرے۔ متحدہ مجلس عمل کی قیادت نے حقوق نسواں بل کے مسئلہ پر واقعاً قوم کو مایوس کیا ہے۔ استغفوں کی دھمکیاں دے کر اور پھر انہیں واپس لے کر اپنی ساکھ اور بھرم کو بھی گنوا یا ہے۔ مگر اس کے باوجود امید ہے کہ اللہ ان کے رخ کو بدل دے کیونکہ فرمان نبویؐ ہے کہ تمام

انسانوں کے دل اللہ کی دوائیوں کے درمیان ہوتے ہیں، وہ جدھر چاہے پھیر دے۔ تیسرا علاج یہ ہے کہ عوام انفرادی سطح پر توبہ کریں۔ حرام سے اجتناب اور حلال پر اکتفا کو اپنا شعار بنائیں، فرائض دینی کی ادائیگی کا فیصلہ کریں، بے حیائی فحاشی اور عریانی سے بچیں اور مغربی تہذیب کو مکمل طور پر چھوڑ دیں اور اپنے آپ کو ایک پُر امن اور منظم عوامی تحریک کے لیے تیار کریں۔ کیونکہ اب وہ آخری اور فیصلہ کن مرحلہ آ گیا ہے۔ یعنی اب یا پھر کبھی نہیں (Now or never) اگر ہم یہاں اسلام نافذ کر لیں تو پاکستان کی سالمیت بھی محفوظ رہ سکتی ہے اور پاکستان عالمی افق پر آفتاب ہدایت بن کر طلوع ہو سکتا ہے۔

چمن کے مالی اگر بنا لیں موافق اپنا شعار اب بھی
 چمن میں آ سکتی ہے پلٹ کر چمن سے روٹھی بہار اب بھی
 (شائع شدہ: جنگ)